غور کرتے بلکہ نماز کے دوران میں جب وہ باآواز بلند قرآن پڑھتے تو آیات قرآنی پر بھی ساتھ ساتھ غور و فکر کرتے اور ان سے متأثر ہو کر رو پڑتے ڈاکٹر صاحب کی آواز میں ایک خاص کشش تھی جب وہ قرآن پاک کو پڑھتے تو سننے والے کا دل پگھل جاتا"۔

علامہ اقبال کے منثور اور منظوم کلام کا بنظر غائر مطالعہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آپ نے کوئی بات قرآن و سنت سے ہٹ کر نہیں کہی۔ آپ کی تعلیمات کا منبع اور سرچشمہ قرآن و اسوۂ حسنہ ہے۔ جن کے عقائد و عمل کا ماخذ کتاب و سنت تھا اقبال ان کے قدموں پر ٹوپی کیا اپنا سر رکھنے کو تیار تھے۔ وہ اس کردار کے حامل لوگوں کی صحبت کے ایک لحظہ کو دنیا کی تمام عزت و آبرو پر ترجیح دیتے تھے۔

ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم نے بالکل بجا کہا ہے: "اقبال قرآن کا شاعر ہے"

اور بقول پروفیسر حمید احمد خان "اقبال کا قول قرآن کریم کے قائم کئے ہوئے نظامِ حیات کی تفسیر اور رسول کریمؐ کے ارشادات کی والہانہ ترجمانی ہے"۔

معروف شارحِ اقبال' پروفسر یوسف سلیم چشتی نے اپنے ایک مضمون میں کہا ہے۔

"جس شخص نے قرآن کریم پڑھا اور سمجھا نہیں ہے وہ کلام اقبال کا مفہوم پانے کی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکتا اور اس کا سبب یہ ہے کہ کلامِ اقبال کا ماخذ و منبع اور محور قرآن کریم ہے' اس لئے پہلے قرآن کو پڑھیئے' پھر اقبال کے کلام سے لطف اور فیض حاصل کیجئے"۔

فقیر سید وحید الدین بیان کرتے ہیں۔

"ڈاکٹر صاحب اپنی میکلوڈ روڈ والی کوٹھی میں قیام فرما تھے۔ اس زمانے میں ڈاکٹر صاحب کی قیام گاہ پر ایک نئے ملاقاتی آئے۔ ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں اتنے میں انہوں نے ڈاکٹر صاحب سے ایک سوال کر دیا اور کہنے لگے۔ "آپ نے مذہب' اقتصادیات' سیاسیات' فلسفہ اور عمرانیات کے علوم پر جو کتابیں پڑھی ہیں ان میں سب سے زیادہ بلند پایہ اور حکیمانہ کتاب آپ کی نظر سے کون سی گزری ہے؟"

ڈاکٹر صاحب اس سوال کے جواب میں کرسی سے اٹھے اور نووارد ملاقاتی کی طرف ہاتھ کا اشارہ کیا کہ تم ٹھہرو میں ابھی آتا ہوں یہ کہہ کر وہ اندر چلے گئے دو تین منٹ بعد واپس آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی اس کتاب کو انہوں نے اس شخص کے ہاتھوں پر رکھتے ہوئے